

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۵ اگست ۱۹۱۶ء | نمبر ۳۴

گلدستۂ اخبار

لندن میں ہر سال دس ہزار پونڈ سڑکوں پر ریت بچھانی میں صرف ہوتا ہے تاکہ گھوڑوں کے پاؤں سڑک پر پھسلنے نہ پائیں۔

خبر موصول ہوئی ہے کہ کئی ایک اطالوی کاریگر فرانس میں بھیجے گئے ہیں جو جنگ سازی اور دیگر صنعت وحرفت میں فرانس کو مدد دیں۔

ہوائی جہاز کئی قسم کے ہیں مثلاً تربی جنگ کرنے والے۔ جاسوسی کرنے والے توپخانہ کے مشاہدہ کرنے والے اور بم پھینکنے والے۔

نِکل کے سب سے پہلے سکے سنہ مسیحی سے ۲۰۰ برس پہلے تیار ہوئے تھے۔ یہ سکے اب برٹش میوزیم میں ہیں۔

انیسویں صدی کی نکل چاندی صرف از سر نو دریافت ہوئی ہے۔ کوئی نئی بات نہیں ہے

جوہنسبرگ کی خبر ہے کہ پرٹیوریا سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہیرے کی ایک کان دریافت ہوئی ہے یہ کان اُس پہلی کان کے نزدیک ہے جہاں سے کہ مشہور ومعروف ہیرا قلیناں نامی نِکلا تھا

ویلز کی ارکاٹ مشن کو حال ہی میں مسٹر راکفیلر نے ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ مشنیل ہسپتال کے لئے عطیہ دیا ہے۔

اس ہسپتال کو اور بھی عطیات ملے ہیں اور سرکار نے بھی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔

دی جرنل آف دی بورڈ آف ایگریکلچر نے بیان کیا ہے۔ کہ بکری کے دودھ میں دو خواص ہیں پہلے یہ کہ بچے خصوصاً شیر خوار اس کو بہت جلد ہضم کر لیتے ہیں دوسرے یہ ٹیوبرکولوسس کے کیڑوں سے بالکل پاک ہے۔

او ہیو واقعہ امریکہ کی ڈیلین یونیورسٹی نے جنوبی ہندوستان کی اُم کلیسیا کے بشپ جے امی رابنسن صاحب کو ایل ایل ڈی کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ مبارکباد

فضل انسان کی روح میں وہ ٹمٹماتی ہوئی مشعل ہے جس پر ہر قسم کے طوفان چل رہے ہیں مگر وہ مشعل نہیں بجھتی اور نہ ہی بجھنے کے قابل ہے۔

میتھوڈسٹ ودمنس فارن مشنری سوسائٹی نے ۵۲ مشنری امیدواروں کو قبول کر لیا ہے۔ ان میں سے تین آئندہ ماہ نومبر میں ہندوستان کو آئیں گے۔

فلوس کی امریکن بپٹسٹ ٹلگو مشن کے ڈاکٹر پادری ڈاؤنی صاحب کے بیان کے مطابق یہ مشن ہندوستان کی سب سے بڑی مشنوں میں سے ایک ہے۔

فارتھ ویسٹرن ریلوے ایک انگریزی فوج کے لئے اور ایک ہندوستانی فوج کے لئے دو ہسپتالی ٹرینیں تیار کر رہی ہے۔

تار برقیات

لنڈن ۲۲ اگست پیرس۔ اٹالین فوجیں سالونیکا میں اُتری ہیں۔

بعد کی خبر ہے کہ روسی کنٹنجنٹ بھی سالونیکا میں آگئی ہے۔ اب یہ کہا جا سکتا ہے کہ ۳۰ جولائی کو سالونیکا میں پہلی روسی کنٹنجنٹ فوج وارد ہوئی ہے۔ اور پہلی اٹالین کنٹنجنٹ فوج ۲۱ اگست کو آئی ہے۔ اُن کے علاوہ اتحادیوں کی اور زیادہ کنٹنجنٹ افواج آنے کی توقع ہے۔ سالونیکا کے محاذ پر اب سارے اتحادی موجود نہیں۔ اور اب کسی بڑے معرکہ کی توقع بہت جلد کی جاتی ہے۔

لنڈن ۲۱ اگست۔ مشرقی افریقہ سے جنرل سمٹس خبر دیتا ہے کہ ہم دار السلام کی جانب حرکت کر رہے ہیں۔ اور ساحلی جنگ میں بحری امداد ہم کو خاصی پہنچ رہی ہے ۱۰ اوین تاریخ کو رات کے وقت دشمن کی ایک مضبوط فوج کے ساتھ جنگ ہوئی۔ جو نرو گرو تک جانے کے لئے دریا کے گھاٹوں کی حفاظت کر رہی تھی وہ دو دن تک جنگ ہوتی رہی۔ جبکہ دشمن نے پسپائی اختیار کی۔ جنرل وان ڈیونٹر نے مقام کیدو کے قریب دشمن کا سخت نقصان کیا۔

لنڈن ۲۱ اگست پیٹروگراڈ ایک سرکاری اعلان میں مرقوم ہے کہ ہم دریائے اسٹوخد کے علاقہ میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ جہاں ۱۸ ۔ ۱۰ تاریخ کو ہم نے ۳۰۵۰ آدمی دشمن کے گرفتار کر لئے اور ۱۹ مشین گن اور بہت سا سامان جنگ لیلیا

اس مہینے کی ابتدا میں ترکوں نے ہماری جاسوسی کرنے والی فوج پر جو دریائے فرات پر تھی خصوصاً عین اور چند دیہات کے درمیانی علاقہ میں ہماری فوج پر حملہ کیا۔ ۱۵ اگست کو ان مقامات پر ہم نے کامیابی کے ساتھ یورش کی جس میں دشمن کے ساٹھ آدمی مارے اور بہت سے زخمی ہوئے ہماری طرف سے صرف ۳ آدمی کام آئے اور ایک زخمی ہوا۔

لنڈن ۲۱ اگست پیرس۔ اس سہ پہر کا کمیونیک راوی ہے۔ جرمن نے ایک سخت حملہ فلیوری پر کیا جس کو ہم نے کامیابی کے ساتھ پسپا کر دیا اور دشمن کا سخت نقصان ہوا۔ دشمن نے حملہ کے بعد سیال مادہ ہم پر چھوڑا۔ مگر ہماری توپوں اور بندوقوں نے سخت نقصان پہونچا نیوالہ کامیاب مقابلہ کیا۔

سوم پر بھی توپخانہ کی آتشباری ہوتی رہی کل جو جنگل ہم نے موریپس اور گلموے کے درمیان نے میاعقائس میں ہم نے چھ میدانی توپیں گرفتار کریں مشرقی فوج کے کل محاذ پر جنگ جاری ہے

لنڈن ۲۱ اگست اسی سہ پہر کا کمیونیک جنرل ہیگ کی جانب سے شائع ہوا ہے۔ یوں راوی ہے کہ گولہ باری کے بعد ہم کے تین حملے بلند جنگل کے خلاف کئے گئے۔ ہم نے ان حملوں کو بہ آسانی پسپا کر دیا۔ ہم سخت دشمن کے دستہ کے سامنے سے کچھ جاسوسی کرنے والے دستے ہٹائے۔ مگر جب دشمن کے دستے ہمارے آتشباری کے زد میں آگئے تو آگے بڑھ نہ سکے

لنڈن ۲۱ اگست۔ یہ ایک قابل غور امر ہے۔ کہ جو زخمی فرانس سے انگلستان میں آتے ہیں۔ وہ اُن زخمیوں کا جو جنگ کی ابتدا میں ہوئے تھے چوتھا حصہ بھی نہیں ہے۔

لنڈن ۲۲ اگست۔ سر ڈگلس ہیگ اپنے گذشتہ رات کے مراسلات میں یہ کہتا ہے۔ کہ گولہ باری زوروں پر تھی۔ اور برطانیہ کی آتشباری بڑی موثر تھی۔ دشمن نے موکٹ فرم پر ایک چھوٹا سا حملہ کیا۔ جس کو ہم نے علی الفور پیچھے ہٹا دیا تھیپول کے جنوب میں دشمن کی خندقوں میں تند آتشزدگی واقع ہوئی۔ لوز کے شمال میں ایک سرنگ ہم نے اُڑا دی جس سے ہم کو مقامی پیشقدمی حاصل ہوئی ہے۔ دشمن کے مورچہ پر کامیاب بمباری ہو رہی ہے۔ دشمن کے ہوائی جہاز معمول سے زیادہ سرگرم کار تھے۔ اور بعض نے ہماری لائین پر بھی حملہ کرنیکی جرات کی۔

لنڈن ۲۲ اگست جرمن کا جنرل سٹاف اس امر کی ازحد کوشش کر رہا ہے کہ موسم سرما سے پہلے پہلے کوئی سخت لڑائی نہ ہو اور تاکہ وہ آئندہ موسم بہار کی جنگ کے لئے تیاری کریں اور اُن کو دم لینے کے لئے بھی موقعہ ملجائے۔ مگر ہنگری اس اثنا میں لڑائی ہونے کا بہت خواہشمند ہے۔ اور کہا جاتا ہے جرمن کی پارلیمنٹ میں ڈپٹیوں نے اس بات پر زور دیا کہ روسیوں کی پیشقدمی کے بارے میں عوام کو خبر نہیں دینا چاہئے۔ اور جرمنوں کی اس اخفائے راز کی طرز پر انہوں نے ملامت کی

لنڈن ۲۱ اگست۔ ہاؤس آف کامنس میں سر ولیم بل نے جرمن کے معاملات خارجیہ کے انڈر سکرٹری ہیر زمرمن کے اس بیان کی طرف توجہ منعطف کی کہ جرمن نے بسا اوقات صلح کے بارے میں خط وکتابت کرنے کی مستعدی ظاہر کی۔ مگر برطانیہ عظمےٰ نے ودل یورپ کو اسکے جواب دینے سے روکدیا

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کی پیروی

(۳)

گذشتہ دو نمبروں میں ہم نے بتایا تھا کہ مسیح کی پیروی کرنا یہ نہیں ہے کہ ہم اُس کے ساتھ مادی اور جسمانی مشابہت رکھیں۔ اور نہ ہی یہ کہ راہبانہ اور زاہدانہ زندگی بسر کرنا مسیح کی پیروی کرنا ہے۔ اور گرچہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مسیح کی پیروی کرنا اُسی وقت اپنے کمال کو پہونچتی ہے جبکہ ہم اپنی زندگی کی ہر حالت میں سوسائٹی کے اُن قوانین اور اصول کی پابندی کریں۔ جن کا تعین اور تقرر خدا کی طرف سے ہوا ہے۔ اور ویسا مزاج رکھیں جیسا خداوند مسیح کا تھا۔ تو بھی اس غلطی سے بھی متنبہ ہونا اور اس سے احتذا اور احتراز کرنا ضروری ہے۔ کہ آدمی یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ نہ مانتے ہوئے اور اس ایمان کے ذریعہ یسوع مسیح کے ساتھ متحد نہ ہوتے ہوئے بھی اُس کی طبیعت اور مزاج سے مشابہت پیدا کر اور اُس کا پیرو بن سکتا ہے۔ کیونکہ ایسا تصور اور عمل کرنے سے آدمی مسیح پر بھروسہ رکھنے اور اُس کے ساتھ محبت کرنے کا کوئی تعلق پیدا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ایسا شخص سمجھتا اور یقین کرتا ہے۔ کہ میں اُسی زندہ چشمہ سے آبِ حیات نکال سکتا ہوں جس سے مسیح نے حاصل کیا تھا۔ ایسا شخص اپنے کو کسی کا محتاج نہ جان کر یہ کہتا ہے کہ خدا کی بادشاہت کا کام میں خود اپنی ہی طاقت سے انجام تک پہنچا سکتا ہوں۔ اور اپنی ہی طاقت سے میں وہ طبیعت اور مزاج اپنے اندر پیدا کر سکتا ہوں جو منظور اور پسندیدہ خدا ہے۔ اور کہ مجھے صرف ایسے نمونہ کی ضرورت ہے جو مجھ میں بیداری اور تحریک پیدا کر دے اور بس۔ لیکن ظاہر ہے کہ ایسے عقیدے والے نہ تو مسیح کی اصل ذات و صفات سے اور نہ ہی اُس کی حیثیت اور مرتبہ سے واقف ہیں۔ وہ مسیح کے کفارہ اور چھٹکارہ کے کام کو نہیں سمجھتے ہیں اور نہ ہی اُس کی قدر و منزلت اور فائدہ ہی اُن کی سمجھ میں آتا ہے۔ ایسے لوگ گناہ اور اُس کی ماہیت اور اُس کے جرم اور نجاست۔ اُس کے فتور بدنامی اور سزا وغیرہ کی بابت کچھ نہیں جانتے۔ ایسے لوگ خدا کی محبت کی رفعت اور عمق۔ طول و عرض کو نہیں پہچانتے۔ خدا کے فضل اور رحم کا اُن کو مطلق علم نہیں۔ اس امر میں کچھ شک نہیں کہ مسیحی مذہب کے سوائے دوسرے مذاہب میں بھی اخلاقی امور اور اصول پائے جاتے ہیں۔ جن میں بھی بعض مسیحی عناصر موجود ہیں مثلاً اُن میں بھی انسان کو خدا کے فضل کی ضرورت حلیمی اور محبت۔ اور خدا پر بھروسہ رکھنے کی ضرورت کی تعلیم ایک گونہ ملتی ہے لیکن چونکہ اُن کے پاس اپنی گنہگار اور بری حالت کو تبدیل کرنے اور خدا کے ساتھ حقیقی نجات بخش رشتہ پیدا کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی مسیح کو وہ اپنا نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اس لئے وہ مسیح کے نمونہ کی پیروی بھی نہیں کر سکتے اور نہ ہی اُس کے ساتھ مشابہت پیدا کر سکتے ہیں۔ یہی حالت اُن مسیحیوں کی بھی ہے۔ جو مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور کفارہ تو نہیں مانتے اس ایمان سے اُس کے ساتھ پیوستہ تو نہیں ہوتے مگر پھر بھی اس کی پیروی کرنے کا دم بھرتے ہیں۔ ایسے شخصوں کو مسیح کے اس مقولہ پر غور کرنا چاہئے۔ کہ "مجھ سے علیحدہ تم کچھ نہیں کر سکتے۔" یوحنا ۱۵: ۵۔ مسیح کے ساتھ متحد ہوئے بغیر وہ مسیح کی پیروی کر ہی نہیں سکتے۔ مسیح کے بغیر یہ تمام اخلاقی عناصر محض عکس اور پرچھائیاں ہیں۔ محض بکھرے ہوئے پھول اور پتیاں ہیں۔ اور چونکہ اصل درخت اور جڑ کے ساتھ اُن کا کچھ تعلق نہیں ہے۔ اس لئے اُن میں زندگی بخش اور مسرت رساں طاقت بھی نہیں ہے۔ پس اگرچہ ہمارے زمانہ کے مذاہب کے منادی عقلی منادی اور اخلاقی وعظ کرتے ہیں اور مسیحی تعلیم کی تاثیرات سے موثر ہو کر اپنے مذاہب کا اعلان کرتے ہیں۔ تو بھی وہ خالی ہی ہیں اور اصل سے بہت دور ہیں اور مسیح کی پیروی نہیں کرتے

پیغام بشارت (مطالعہ پہلا خوشخبری کا پیغام)

ہماری روزمرہ کی تلاوتوں میں "خوشخبریوں" کا کوئی نہ کوئی خیال ضرور مضمر پایا جاتا ہے۔ اور خوشی کی اُن خبروں کے سب سے پہلے اعلانوں میں سے بعض یسعیاہ نبی کی کتاب میں پائے جاتے ہیں۔ نزدہ ہابل کے گیت میں نقیب (یحییٰ) کے والد کا سرودِ شادمانی شامل ہے۔ کیونکہ عالم بالا سے آدمیوں پر پہنچنے والی تھی اور چرواہوں کے بیان میں یہ پہلا خاص اعلان ملتا ہے۔ کہ خوشی کی خبریں اب مکمل حقیقت ہے۔ مارک کے اُس درس میں جو اس نے ناصرت میں دیا اُس میں وہ یہ اعلان دیتا ہے کہ عہد عتیق کی پیشینگوئیوں کا تکملہ میں ہوں۔ اور جب یوحنا نے یہ دریافت کرنے کے لئے مسیح پاس لوگ بھیجے کہ آیا مسیح تو ہی ہے۔ تو اس نے (مسیح نے) اس حقیقت کا ایک عملی ثبوت یہ دے دیا کہ میری آمد کے معنی لوگوں کے لئے شادمانی ہے۔

لازم ہے کہ ہم اپنی جماعتوں پر اس امر کی تصریح کر دیں کہ خوشی کا پیغام مسیح ہی کیوں دیتا ہے۔ اور اس بڑی رہائی پر بالخصیص نہایت ہی زور دینا لازمی ہے جس کو اس نے ہمارے لئے پایہ تکمیل کو پہونچا دیا ہے۔

مبحث کا خاکہ۔ مسیحی بااس خوشی ہونے کی کوئی خاص وجہ ہے؟ اگر یسوع کا پیغام خوشی کا پیغام ہے تو اس کی کیا وجہ ہے کہ اس قدر مسیحی ملول اور افسردہ خاطر ہیں؟ اگر یسوع کا پیغام خوشی کا پیغام ہے تو اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ اس قدر مسیحی یہ پیغام دوسروں تک پہونچا دینے میں کشیدہ خاطر اور متذبذب معلوم پڑتے ہیں؟

مطالعہ دوسرا۔ شخص کا مطالعہ

یہ ایک ایسا سبق ہے جس پر زور دینا ضروری ہے۔ اکثروں کا زعم ہے کہ مسیحی مذہب عقاید کا ایک مجموعہ یا قوانین یا قواعد کی دستاویز ہے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ یہ ایک مذہب ہے جو انسان کو ایک شخص کی عبادت کرنا سکھاتا ہے۔ مسیحی مذہب مسیح کی بابت وہ باتیں ہیں جن کو اس نے کلیوپس اور اُن آدمیوں پر کھولا جو اماؤس کو جا رہے تھے۔ شاگردوں نے پطرس سے ہدایت پا کر حاکموں اور کاہنوں کے روبرو اس امر کی تصدیق کر دی کہ ہم ایک شخص کے گواہ ہیں یعنی یسوع کے۔ جب فیلبوس منادی کیا کرتا تھا تو وہ مسیح کی منادی کرتا تھا۔ اور پولس رسول اپنے مشنری سفروں میں اُسی شخص یعنی مسیح مصلوب۔ مسیح خدا کی قدرت اور خدا کی حکمت کا پیغام دیا کرتا تھا۔ اُس نے یہ عزم بالجزم کر لیا تھا کہ میں اپنے سامعین کے درمیان یسوع مسیح اور اس مصلوب کے سوا کسی اور کو نہ جانوں۔

ہمیں اس مرکزی مقام پر زور دینا چاہئے جو انجیل میں یسوع مسیح کا ہے۔ اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرنا چاہئے کہ مسیحی مذہب جس کو مسیحی مذہب کہہ سکتے ہیں وہ اس شخص کی پرستش کئے جانے میں مشتمل ہے جبکہ ہم اس کو الٰہ سمجھتے ہیں۔

مبحث کا خاکہ۔ اگر مسیح سے اغماض کیا جائے تو مسیحی مذہب کس مصرف کا ہوگا؟ کیا یہ حقیقت کہ ہم مسیح کو نہیں دیکھ سکتے اس کی پرستش کرنے میں ہماری مخل ہو سکتی ہے؟ خدا کو سمجھ لینے میں مسیح کی شخصیت کی حقیقت کس طرح ہماری ممد و معاون ہے؟

مطالعہ تیسرا۔ نجات دہندے کا پیغام

اس مطالعہ میں مسیحی سچائی کا وہ رخ پایا جاتا ہے جو ہماری روزانہ تلاوت میں دکھایا گیا ہے۔ جب پطرس اور یوحنا حکام کے روبرو لائے گئے تو انہوں نے اُن کے سامنے ایک نجات دہندہ کے پیغام کا اظہار کیا۔ پولس رسول نے بھی فلپی کے جیلخانہ کے داروغہ کو یہی تعلیم دی۔ اور رومی مسیحیوں کو اُس راستبازی کی بابت رقم فرمایا جو مسیح کی وساطت سے عمل میں آئی اور جس کے وسیلہ سے اُس نے اُنہیں جہنم کے کاموں سے بچا لیا۔ اور تیمتھیس سے اُس نے (پولس نے) کہا کہ جس کار عظیم کی تکمیل کے لئے مسیح اس دنیا میں تشریف فرما ہوا وہ گنہگاروں کو بچانا تھا۔ یوحنا بھی اس حقیقت پر زور دیتا ہے کہ مسیح کا خون تمام گناہوں سے صاف کر ڈالتا ہے۔ اور کہ مسیح گناہ کا کفارہ ہے۔ مسیح کے کام کی اس پہلو کی توضیح میں اور بہت سے مقامات اقتباس کئے جا سکتے تھے مگر اتنا ہی کافی سمجھا گیا۔ یہاں اس بات پر خاصہ زور دینا چاہئے کہ انسان کو ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔ اور جن لوگوں کو ہم تعلیم دیتے ہیں اُن کو گناہ کی معصیت و ابھی اس خلاف ورزی کی جو ہم خدا کے خلاف کرتے ہیں نہایت ادراک اور احساس کرا دینے کی کوشش کرنا چاہئے۔ اور یوں ہم اُن کو مسیح کے اس کام کے قدر دان بنا دیں جو اس نے بہ حیثیت نجات دہندہ کیا ہے۔ یہ مطالعہ حصہ اول کی پہلی تلاوت کے سوال سے تدریجی طور پر منتج ہوتا ہے۔

مبحث کا خاکہ۔ گناہ کیا ہے؟ خدا اور انسان کے درمیان گناہ کس طرح حائل ہوتا ہے؟ گناہ سے بچ جانے کا کیا معنی ہے؟ معافی کے معنی اور قیمت کیا ہے؟ مسیح ہمیں کس طرح بچاتا ہے

یورپی جنگ کا اثر یورپ کی مذہبی حالت پر

یورپ کی موجودہ ہولناک اور غارتگر جنگ نے یورپ کی مذہبی حالت کو بالکل بدل ڈالا ہے۔ اور باشندگان یورپ اب وہ نہیں جو جنگ سے پیشتر تھے۔ بشپ ٹیلس صاحب کہتے ہیں کہ اس جنگ عظیم نے تمام یورپی اقوام کو ڈانوا دو عاگے) کر دیا ہے۔ اس جنگ نے نفسی مذہب کو دل کے اندر داخل کر دیا ہے۔ اور اس شخصی دینداری کا انکشاف کر دیا ہے۔ جو قبل ازیں معدوم تھی۔ اُن کا خیال ہے کہ یہ مذہبی بیداری عمیق اور مستقل ہے۔ اور لوگ اب اسباب کا ادراک اور احساس کر رہے ہیں۔ کہ ہم اپنی نفسانیت اور اقبالمندی کی دھن میں حق تعالےٰ کو بھی فراموش کر بیٹھے تھے۔ مگر اب ہر ایک پہ خدا کی ضرورت نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر جان آرماٹ صاحب کا یقین ہے کہ قوموں کے درمیان قریبا ۴۰ سال تک آنے جانے بڑے بڑے اہل مناصب اور موقعوں پر کھڑے ہونے کے باوجود بھی

مجھے آج تک کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی۔ جس کا مقابلہ میں اُس موقعہ سے کروں۔ جو مجھے اُن لاکھوں آدمیوں سے واسطے رکھنے میں ملا ہے جو اس وقت مسلح ہیں اور فوجی قیدخانوں میں موجود ہیں۔ جس جگہ انجیل کی اشد ضرورت ہے وہ ہے جہاں لوگ لڑائی میں جانے سے پیشتر ذرا سا توقف کرتے ہیں۔ یا جہاں وہ جنگ سے واپس آکر استراحت کرتے ہیں۔ اگر کبھی آدمی کو امداد کی ضرورت ہے تو وہ یہی حالتیں ہیں ⁂

نَس یا پٹھا نس یا پٹھا۔ عبرانی زبان میں اس کے لئے لفظ گید مستعمل ہوا ہے۔ دیکھو پیدائش ۳۲: ۲۵، ۳۲ جہاں لکھا ہے کہ خدا نے یعقوب کی ران کے پٹھے یا نس کو چھوا اور وہ لنگڑانے لگا۔ اور چونکہ یہودی اُس نس کو جب کوئی جانور ذبح کیا جاتا ہے۔ اُس کا گوشت کھایا جائے نہیں کھاتے (نیز دیکھو ایوب ۱۰:۱۱- ۱۱:۱۲- یسعیاہ ۴۸:۴ حزقی ایل ۳۷:۶ و ۸) یہ ایک طبی اصطلاح ہے۔ اور پٹھوں یا نسوں نہایت موزوں اور فلسفیانہ نام ہے۔ اگرچہ اہل یہود میں اس وقت علم طب کا ایسا کمال اور استغراق نہ تھا۔ تو بھی خدا نے بذریعہ الہام کے اپنے مناسب اور ضروری مواقع پر کتاب مقدس میں اس علم کے متعلق سرسری طور پر سلسلہ کلام میں بہت کچھ سکھا دیا تھا جس کی تصدیق آج از روئے علوم مختلفہ و مشاہدہ سے بخوبی ہو رہی ہے۔ اسی سلسلے میں یہ ایک طبی اصطلاح ہے۔ یہ وہ نسیں اور رگیں ہیں جن پر اُس سیال مادہ کی حرکات کا برابر اثر ہوتا رہتا ہے۔ جو ان نسوں اور رگوں کے اندر بہا جاری اور ساری ہے۔ اسی کو روح حیوانی کہتے ہیں۔ اور چونکہ یہ روح حیوانی ہے۔ اسی کے مثل خون کے یہودیوں کو اس کا کھانا منع تھا۔ (پیدائش ۹:۴) ان نسوں اور پٹھوں کی یہ حرکتیں ایک جانب تو بیرونی اعضاء سے ان پٹھوں کے ذریعہ ان کے اندرونی سیال مادہ (روح حیوانی) کا ہر قسم کا احساس دماغ پر برابر ہوتا رہتا ہے۔ اور دوسری جانب مرضی کی تحریک یا عمل سے پٹھوں کے مخرج پر جو عین دماغ کے پاس ہے اُس کا اثر برابر پڑتا رہتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ حیوانوں کا ارادہ یا مرضی ہدایت پاتی ہے۔ پس یہ پٹھے اور نسیں۔ حیوانی احساس اور حرکت بالارادہ کا وسیلہ یا آلہ ہیں۔ چنانچہ سر آئزک نیوٹن صاحب کا بیان ہے کہ اسی نہایت ہی لطیف اور رقیق سیال مادہ کی تھرتھراہٹ کے ذریعے جو پٹھوں کے ٹھوس ریشوں کے وسیلہ سے سارے جسم میں پھیلاتی ہے۔ اور حواس ظاہری سے دماغ تک اور دماغ سے رگوں ریشوں تک پہونچ جاتی ہے حیوانات میں تمام احساس پیدا ہوتے اور ان کے اعضا بالارادہ حرکت میں آتے ہیں۔" پس پٹھوں کا یہ سیال مادہ یا روح حیوانی "حیوانی تبخیر کا وہ نہایت ہی لطیف حصہ ہے۔ جو خون میں سے اُٹھ کر دماغ کو پہونچتا ہے۔ اور وہاں سے علیحدہ ہوکر جسم کے ہر ایک رگ اور پٹھے کے ریشوں میں سرایت کرتا ہے۔ اور جس قدر زیادہ یہ لطیف سیال مادہ جلدی رگوں اور ریشوں میں سے باہر خارج اور ضائع ہوتا رہتا ہے۔ اسیقدر زیادہ یہ سیال اور لطیف مادہ خون کی اُس بڑی مقدار سے متواتر مہیا ہوتا رہتا ہے جو اس مقصد کے لئے لگاتار دماغ کو پہونچایا جاتا ہے۔

سکھوں کا پیغام ملک معظم کو ہز ہائینس دی مہاراجہ آف پٹیالہ نے ۴ اگست ۱۹۱۶ء کو ہز ایکسیلنسی دی وائسرائے کی خدمت میں یہ تار بھیجا "اس جنگ کی اس دوسری سالگرہ پر کل انڈیا اور دیسی ریاستوں کے سکھوں کی ایک قائمقام کمیٹی نے خواہش ظاہر کی ہے کہ میں سکھ قوم کی طرف سے ہز امپیریل مجسٹی کی عالیقدر ذات تخت کے حضور میں اُن کی غیر متزلزل وفاداری کے اظہار اور پرتعظیم تہنیات اور اس جنگ عظیم کے ختم اختتام تک ہر قسم کی خدمات بجا لانے کا مستقل ارادہ کی خبر پہونچادوں۔ یور ایکسیلنسی بڑی شفقت و عنایت سے اُن کے اس پیغام کو ہز امپیریل مجسٹی دی کنگ ایمپرر آف انڈیا تک پہنچا دیجئے"۔

ہز ہائنس دی مہاراجہ آف پٹیالہ کو ہز ایکسیلنسی دی وائسرائے کا جواب۔ وائسرائے صاحب کا کیمپ مورخہ ۷ اگست ۱۹۱۶ء میں یور ہائنس کا بڑی گرمجوشی سے شکر گزار ہوں۔ اُس وفاداری کے پیغام کے لئے جو آپ نے اپنی طرف سے اور ہندوستان کے سکھوں کی جانب سے بھیجا ہے۔ جیسا کہ یور ہائنس نے درخواست کی ہے۔ میں نے وہ پیغام ہز مجسٹی دی کنگ ایمپرر کی خدمت میں روانہ کر دیا ہے۔

ہز مجسٹی دی کنگ ایمپرر کی جانب سے

ہز ہائنس دی مہاراجہ آف پٹیالہ کو بوساطت سکرٹری آف سٹیٹ لنڈن مورخہ ۷ اگست ۱۹۱۶ء "یور ہائنس کا ٹیلیگرام مورخہ ۵ ر

اگست سنہ ۱۹۱۶ء جو آپ کی اور سکھ قوم کی جانب سے پرجوش پیغام ملا ہے اس نے مجھ پر بڑا گہرا اثر کیا یہ اُس وفاداری اور شجاعت کا مزید ثبوت ہے جو خالصہ سے جنگوں میں اور دباؤ اور خطرہ کے وقت بلا ناغہ ظاہر کی گئی ہے۔ سر شریف طبیعت اس طرح ہر قدم پر کبھی بھی ظاہر نہیں ہوتی جیسی کہ اب جنگ عظیم کے وسیع جنگی محاذوں پر ظاہر ہو رہی ہے میں آپ کے اُن تمام پرجوش وفادارانہ اظہارات کا شکرگزار ہوں جو تم نے سلطنت ایمپائر کے حق میں کیا ہے اور اُن قربانیوں کے لئے بھی جو آپ نے کی ہیں اور آئندہ کے لئے مجھے حق اور انصاف کی خاطر اپنی فوجوں اور اپنے بہادر متحدین کی فوجوں کی کامل فتح پر پورا پورا یقین ہے۔ دستخط جارج ریکس ایمپریٹر

یہ باہمی پیغام رسانی سکھوں کی حقیقی وفاداری اور لاثانی شجاعت اور بے مثل جنگجو طبیعت اور فن محاربہ پر اور حضور ملک معظم کی حقیقی قدردانی پر جو سکھوں کی خدمات کی نسبت حضور کے دل میں ہے اور جو آج تک اس جنگ عظیم میں اس قوم سے بالخصوص معرض ظہور میں آئی ہیں وہ اُس اعتبار اور بھروسہ پر دال ہے جو حاکم و محکوم میں شروع سے چلتے آ رہے ہیں اور اب بھی ہمارا موجودہ افتخار کن ہے ہم اپنے خالصہ بھائیوں کی اس اولوالعزمی اور وفاداری کے مداح اور اپنے شاہ و شہنشاہ کے دل سے شکرگزار ہیں۔

ہمارے سامان جنگ کی بہتات

مسٹر مونٹیگ نے حال ہی میں ہاؤس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جس قدر بھاری بھاری توپیں ہمارے پاس آغاز جنگ میں موجود تھیں۔ اُس سے دگنی تعداد کی بھاری بھاری توپیں ہم ہر ماہ بنا رہے ہیں۔ محکمہ سامان جنگ کے قیام کے وقت سے اس وقت گولہ اور توپوں کی ہفتہ وار برآمد میں سولہ گنا کی زیادتی ہو گئی ہے۔ اور سنہ ۱۹۱۵ء کی بہ نسبت بھک سے اڑ جانے والے اعلیٰ درجہ کے سامان کی ہفتہ وار برآمد میں ساٹھ گنا اور میدانی بارود توپوں کی ہفتہ وار برآمد میں آٹھ گنا اضافہ ہوا ہے۔ توپوں کے گولوں کی تیاری میں ہماری اس قدر بڑھتی ہو گئی ہے کہ سنہ ۱۹۱۴ء کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنا بے سود اور لاحاصل ہے۔ سامان جنگ اور توپوں کی ایک بڑی مقدار کے سوا سے ہم اپنے اتحادیوں کو ہر ماہ ۶۰۰۰۰۰۰ پونڈ قیمتی فلزات وغیرہ سامان جنگ بنانے کی غرض سے بھیج رہے ہیں۔ اور گولے بنانے کے لئے ہم اپنی فولاد کی پیداوار کا ½ فرانس کو بھیج رہے ہیں۔ فرانسیسی ماہروں نے ہمارے بھاری توپخانوں کی تعریف کی ہے۔

مسٹر مونٹیگ نے اس پر یہ بھی اضافہ کیا کہ ۱۲ پونڈز کے ہمارے لوازمات عملی طور پر مکمل ہو گئے ہیں۔ ہماری گولہ دار توپوں کی ضرورت تو بہت جلد رفع ہو جائے گی۔ اور پھر ہم اپنے اتحادیوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی جانب اپنی توجہ منعطف کریں گے۔ سامان جنگ کی ہفتہ وار برآمد ہفتہ وار خرچ کو بالکل پورا کر رہی ہے۔ اور اگر ہمارے کارکنان اور مالکان کارخانہ جات اُسی فراخدلی کے ساتھ اپنا اپنا حصہ کام کا پورا کرتے رہیں گے جیسا کہ وہ اب تک پورا کرتے رہے ہیں تو سامان جنگ کی قلت کی وجہ سے ہمارے جارحانہ حملات میں کسر واقع ہو جانے کا خوف نہ ہوگا۔

سمندر کی تہ میں سونا

ٹیوبر نامے جہاز میں .....۷ پونڈ طلائی غرق بحر ہو گئے۔ اور اس وقت تک سمندر کی تہ میں کثیر سونا جا چکا ہے۔ ایک ہی جہاز میں شاید زیادہ سے زیادہ نقصان طلائی نقد اور زیورات ۲۴۰۰۰۰۰ پونڈ کا ہوا۔ یہ نقصان ایک ہسپانوی خزانہ کے جہاز کا تھا جو سمندر پر جاتے ہی میں رہ گیا تھا۔ اور جو برطانوی ثمار جہاز ڈے بروک میں تہ بحر میں چلا گیا۔ یہ جہاز سنہ ۱۷۹۸ء میں امریکن ساحل سے پرے غرق ہو گیا تھا۔ سنہ ۱۸۸۰ء ایک اور برطانوی جنگی جہاز دی یوسار نامے ایک ملین سے زیادہ طلائی سکہ لئے ہوئے ڈوب گیا۔ پھر سنہ ۱۷۹۹ء میں ایک فرانسیسی قزاق جہاز لٹائن نامے میں قریباً ایک ملین یعنی دس لاکھ پونڈ غرق ہو گئے۔ اگرچہ اس کا ایک حصہ بعد ازاں نکال بھی لیا گیا تھا۔ جو جہاز انگلستان سے ہندوستان کو آتے رہے ان کے خزانہ کا تخمینہ جو سمندر میں غرقاب ہو گیا ۸۰ ملین یعنی ۸ کروڑ پونڈ طلائی سکہ کا لگایا گیا ہے۔

لنڈن ۲۲ اگست پیرس۔ بلقان کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ بلغاری صرف اتحادی لیاری پر حملہ کر رہے ہیں۔ جبکہ اتحادی سلطنتیں بیین و لیاری قلب کے مقامات پر حملے کر رہے ہیں۔ علاوہ بریں موجودہ مٹ بھیڑ ایک آئندہ کے وسیع پیمانہ کے جنگ کا صرف پیش خیمہ ہے۔

کہتے ہیں کہ سابق پریذیڈنٹ چین یوانشیکائی کے سب سے بڑے بیٹے نے خودکشی کر لی ہے۔

مراسلات

تثلیث فی التوحید

گزشتہ سے پیوستہ

اگر واجب تعالیٰ شانہٗ کو واحد محض فرض کر لیا جاوے۔ تو مصدریت اس سے زاید از واحد کی محال ہے۔ جیسا کہ مبرہن ہے۔ تقریر اس کی طویل ہے مختصراً یہ دلیل ہے کہ اگر واحد محض سے دو معلول صادر ہوں تو مصدریت ایک معلول کی دوسرے کی مصدریت کے مغایر ہوگی۔ اس لئے کہ دو معلولوں کی مصدریت دو متغائر مفہوم ہیں۔ کیونکہ تعقل ایک کا بغیر دیگر کے ہوتا ہے۔ سو اگر دونوں معلولوں کے مفہوم واحد محض میں داخل ہوں تو ترکیب لازم آئیگی۔ اور یہ خلاف مفروض ہے۔ اور اگر ایک داخل اور ایک خارج یا دونوں خارج ہوں تو ایک اور مصدریت کی ضرورت ہوگی پھر اس کے لئے ایک اور کی۔ اسی طرح کلام بلا نہایت ہوگا۔ حتیٰ کہ تسلسل لازم آئیگا۔ یہ محال ذات واجب تعالیٰ کو واحد محض فرض کرنے سے لازم آیا۔ جس کا فرض مستلزم محال ہو وہ خود محال ہے۔

حکما کو اس اشکال سے بچنے کے لئے یہ تاویل سوجھی کہ ذات واجب تعالیٰ تو واحد محض ہی ہے لیکن اس سے عقل اوّل جو قدیم بالزمان ہے۔ اور جس میں وجود امکان اور وجوب بالغیر کی تثلیث موجود ہے۔ صادر ہوئی۔ اور وہی موجب کثیر معلولوں کی ہے۔ مگر یہ وہم غلط ہے۔ اور اسی طرح اس دلیل سے باطل ٹھہرتا ہے۔

گروہ متکلمین نے صداقت مذکورہ کی کچھ کچھ مخالفت کی۔ لیکن نقض کے سوا کچھ بھی حتی دلیل سے نہیں۔ کامیابی اس میں بھی نہ دیکھی تو ناچار حکماء کے عقول مجردہ والے عقیدہ کے مقابل واحد ذات میں ہی تثلیث ماننے کو ترجیح دی۔ اور ایک حد تک اُسے تسلیم بھی کر لیا۔ چنانچہ قول متکلمین کا بجواب حکما یہ ہے۔ کہ تم کہتے ہو کہ عقل اوّل میں وجود اور امکان اور وجوب بالغیر تین اعتبارات ہیں جن سے متعدد معلولات صادر ہیں۔ اسی طرح باری تعالےٰ کے لئے جائز ہے کہ کچھ اعتبارات و حیثیات ہوں۔ اگرچہ یہ امور اعیان میں نہ ہوں بلکہ اعتبارات ہوں جن کے سبب سے متعدد معلولوں کا صدور واحد سے ممکن ہو۔

کلام اقدس سے یہ معرفت حاصل ہوتی ہے کہ ذات قدوس الوہیم تعالیٰ شانہٗ میں باپ بیٹا۔ روح القدس تین اقنوم ہیں۔ ان اقانیم کا امتیاز بطون ذات میں ہے کسی خارجی مابہ الامتیاز کو اس ذات اعلےٰ و اتم منزہ از کیف و کم میں گذر نہیں اور نہ کسی بیرونی تفریق کو دخل ہے۔ کنہ اس کی عقل انسانی سے پرے ہے۔

انجیل جلیل میں اقنوم ثانی کو کلام اور اقنوم ثالث کو حیات یعنی باپ بیٹے کی روح سے بھی تعبیر کیا گیا ہے جس سے ثابت ہے کہ تثلیث فی التوحید کے مخالفین میں اور ہم میں اگر مابہ النزاع ہے تو یہ امر ہے کہ آیا کلام اور حیات صفات باری تعالےٰ شانہٗ ہیں یا اقانیم ذات الوہیم سبحانہٗ۔

سو جب یہ متحقق ہے کہ ذات واحد میں کثرت ضروری ہے۔ ورنہ کثرت صفات محال ہے۔ تو کلام اور حیات کو اقنوم ماننے سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اندریں حالیکہ یہ مسلّم ہے کہ سمع و بصر وغیرہ صفات موقوف بر حیات ہیں۔ اور قدرت وغیرہ مشروط بہ کلام۔ غیر صفات واجب تعالیٰ کی جبکہ سب یکساں اور عین ذات ہیں۔ اگر حیات اور کلام صفات جناب باری تعالےٰ سے ہوں۔ تو بعض کا بعض کیلئے موقوف علیہ ہونا ترجیح بلا مرجح ہے جو محال ہے۔ لہٰذا ماننا پڑیگا کہ کلام اور حیات صفات تعالیٰ شانہٗ سے نہیں۔ بلکہ اقانیم ذات سبحانہٗ سے ہیں۔ اور اگر کہیں کہ جب صفات اس اعلےٰ ذات کا عین ہیں تو پھر اقانیم اور صفات میں امتیاز کیسا؟ بجواب اس کے عرض ہے کہ اس کی ذات اور صفات میں امتیاز بطور تخالف کے تو نہیں ہو سکتا۔ لیکن کسی نہ کسی طرح کا امتیاز ضروری ہے۔ ورنہ صفت صفت نہ رہیگی اور موصوف موصوف نہ کہا جا سکیگا۔

اکثر لوگ لفظ باپ بیٹا پر بہت سے اعتراض کیا کرتے ہیں۔ سو عرض ہے کہ مسیحی مذہب میں لفظ باپ بیٹا منقول شرعی ہیں۔ باپ سے مراد والدہ کا خاوند نہیں نہ ہی بیٹے سے مراد زوجہ کا بیٹا ہے۔ یہ لفظ تو اقانیم کا رشتہ ظاہر کرنے کو ہیں۔ اگر مفہوم ذات سبحانہٗ کا مقید بالفاظ ہو سکے۔ اور اعتراضات صرف الفاظ اصطلاحیہ پر جائز ہوں۔ تو خدا تعالیٰ کو سمیع و بصیر کہنے سے اس کے مثل ہمارے کان اور آنکھیں ماننی پڑیں گی۔ اور وجہ اللہ کہنے سے اس بے مثل کے لئے دانت زبان تالو۔ اور ید اللہ کہنے سے اس کی انگلیاں ہتھیلی وغیرہ ہماری مانند ضروری ہونگے۔ لیکن جیسے اس کے منہ کان۔ آنکھوں سے ہمارے جیسے کان آنکھیں وغیرہ مراد نہیں۔ بلکہ جو اس کی الوہیت کے لایق ہیں۔ اسی طرح اس کا باپ

بیٹے کا رشتہ ہمارے رشتوں جیسا نہیں۔ بلکہ وہ رشتہ جو اس کی الوہیت کے لائق ہے۔ اگر کوئی کہے کہ باپ بیٹا کہنے سے وہ بے مثل نہیں رہتا۔ تو یہ غلطی مثل اور مثال میں فرق نہ سمجھنے کی جہت سے ہے۔ خدا تعالیٰ کی مثل ممتنع ہے۔ لیکن مثال جائز ہے جیسا گذر چکا (خاکسار۔ عبدالحق از لودیانہ)

لیکن بیشک مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا ہے

سلسلہ کے لئے دیکھو ۱۱ اگست کا پرچہ

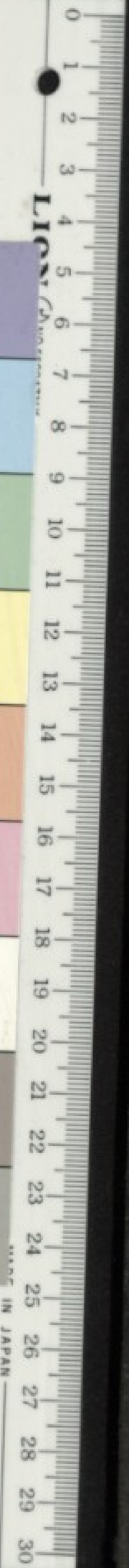
اُن سے جو مسیح کو پیار کرتے ہیں۔ میں بھی کہتا ہوں میرے بھائی۔ میری بہن! جب کبھی شیطان تیرے گناہوں کی معافی اور تیرے پاک کئے جانے اور تیرے اور تیرے پار پہونچے ہوئے عزیزوں اور تیری اپنی آئندہ اُمید کے بارے میں کبھی تیرے دل میں ڈالے تو یہی کہہ کر "بے شک مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا ہے" اور جو سو گئے ہیں اُن میں پہلا پھل ہوا

تجھے ضرور ہے کہ تو اس حقیقت کو تا دم مرگ مضبوطی سے تھامے رہے۔ اور اپنے دشمنوں کے مقابلے میں ہمیشہ اُس کو اپنا گڑھ اور قلعہ سمجھتا رہے۔

جب مسیحی کا ایمان مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کو اپنے ایمان کی بنیاد اور سند مانتا ہے۔ تو دنیا یہی کوشش کرتی ہے کہ اس حقیقت کو باطل ٹھہرائے۔ کوئی آج کہتا ہے کہ یہ سب سراسر جھوٹ ہے کہ مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ یہ رسولوں کی بناوٹ تھی۔ وہ راتوں رات مسیح کی لاش کو اُٹھا کر لے گئے اور علی الصباح شور مچانے لگے کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ اس قسم کے شیطانی حیلہ بازوں کا کوئی یہ نیا اعتراض نہیں ہے۔ ان کے سرپرست یہودیوں کے سرداروں ہی نے اس ٹیڑھی چال کی بنیاد ڈالی تھی۔ یہ جو سبت کے دن مسیح کے نیک کاموں کو سبت کا توڑنا کہا کرتے تھے۔ عید فسح کے بڑے سبت کو حاکم کے پاس گئے کہنے لگے جناب جب یہ دھوکے باز ․․․ زندہ تھا۔ تو کہا کرتا تھا کہ میں تیسرے پھر جی اُٹھوں گا حکم دیجئے کہ تیسرے دن تک قبر کی حفاظت کی جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے شاگرد آکر اُسے چرا لے جائیں اور لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا ہے تو یہ پچھلا دھوکا پہلے سے بھی بڑا ہوگا۔

اور تب پہرے والوں کو لے کر یہ قبر پر گئے اور وہاں پر رومی مہر لگوا کر پہرے والوں کو حفاظت کے لئے بٹھایا۔ ابھی اتوار کی صبح ہونے نہ پائی تھی کہ نگہبان ہوش میں آتے ہی اپنے سامان اُٹھا شہر کو بھاگے اور حاکموں سے اُس عجیب ماجرے کا سارا حال کہہ سنایا۔ اور سنتے ہی اُنہوں نے اُنہیں سکھا دیا۔ کہ کہیں۔ کہ رات کو سوتے ہوئے اس کے شاگرد آئے اور اُسے چرا کر لے گئے۔ ہمارے دشمن ہم سے کہتے ہیں کہ کوئی سکھائی ہوئی بات نہ تھی حقیقت تھی۔ سچ مچ مسیح کے شاگرد اُس کی لاش کو چرا لے گئے تھے۔ خدا کا شکر کہ اُس نے مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کا ذکر ایسی صفائی سے اپنے کلام میں قلمبند کروایا ہے کہ ہم اس کی صداقت آسانی سے ثابت کرتے ہیں۔ ہم کو ان پہرہ داروں کی بناوٹ پر کیسی ہنسی آتی ہے۔ آپ ہی تو مانتے ہیں کہ ہم بے ہوش پڑے سو رہے تھے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ شاگرد چرا لے گئے جب اتنے ہوکر سو رہے تھے تو نکال لے جانے کی خبر تم کو کس طرح لگی۔ ماسوا اس کے غور کیجئے کہ رومی سپاہی جو پہرے پر سو جاتا تھا موت کی سزا پاتا تھا۔ آپ کو یاد ہے کہ جب پطرس قید خانے سے جاتا رہا تو ہیرودیس نے پہرے داروں کو جان سے مروا ڈالا۔ ناممکن تھا کہ یہ سپاہی جان بوجھ کر اپنے پہرے پر سو جاتے۔ ان سب باتوں کے ساتھ غور کیجئے کہ جمعہ کی رات کو قبر پر کوئی پہرہ نہ تھا۔ پھر سنیچر کی رات کو بٹھایا گیا تھا۔ اگر شاگردوں نے چرانا ہی تھا تو وہ ضرور جمعہ کی ہی رات کو ایسا کام کرتے۔ مگر وہی ایک رات تھی جس میں ممکن تھا کہ اُن کے خداوند کی محبت ان میں جوش مارے۔ پر ہم جانتے ہیں کہ وہ ایسے تتر بتر ہوئے کہ اُن کا پتہ نہ ملتا تھا۔

ہمارے ان دشمنوں کے بعض اور ساتھی ہیں جو کہا کرتے ہیں۔ کہ جمعہ کو مسیح مرا نہیں تھا۔ وہ ماندہ اور بے ہوش ہو گیا تھا۔ لیکن قبر میں ٹھنڈ اور آرام کرنے کے سبب اُس میں جان آگئی۔ اور وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ ایسے جھوٹ طوفان کا جواب بھی دینا نہ چاہئے۔ صلیب پر ایک ظالم نے ان کی تسلی کے لئے بھالا مار کے اس بات کا پورا تصفیہ کر دیا تھا کہ وہ مر چکا ہے۔ اگر کوئی عقل کو بالکل جواب نہ دے بیٹھا ہو تو خود ہی مان لیگا۔ کہ ایک بے چارہ شخص جو ۶ گھنٹے اس دکھ میں کاٹھ پر لٹکا رہا ہو ہرگز ہرگز امتیاز نہیں کر سکتا کہ بغیر خوراک اور دوائی کے ایسی تقویت حاصل کرے کہ بڑے پتھر کو سرکا دے اور آپ نکل آئے۔ ہم ان مخالفوں سے یہی کہتے ہیں کیا ہو سکتا ہے کہ یہ سب جھوٹ ہو اور وہ جھوٹ ایسی ترقی کرے کہ آج



کروڑ ہا کروڑ یسوع ناصری کے نام پر جان دینے کو تیار ہوں۔ کیا ہو سکتا تھا کہ یہ جھوٹ مسیح کے تتر بتر شدہ شاگردوں کو ایسا دلیر کر دے کہ یہ حاکموں کا مقابلہ کریں۔ کیا یہ ہو سکتا تھا کہ یہ محض ایک جھوٹ کی خاطر کوڑے کھائیں۔ بے عزتی سہیں۔ درندوں سے پھاڑے جاویں بادشاہوں کے باغوں میں مشعلوں کی طرح جلیں۔ جلتے کڑاہوں میں تڑپیں رہائی منظور نہ کریں۔ جھوٹ اکثر کسی نہ کسی غرض سے بولا جاتا ہے۔ بھلا یہ تو ہمیں بتایا جائے کہ وہ کون سی غرض تھی جو ان بیچاروں کو اس جھوٹ کے بولنے سے حاصل ہوئی۔

ان کے علاوہ ہمارے اور بھی مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ کہنا درست نہیں کہ شاگردوں نے جھوٹ بولا۔ حقیقت یہ ہے کہ یسوع ناصری اپنے عین حیات میں کہا کرتا تھا کہ میں مردوں میں سے جی اٹھونگا۔ کچھ دن بعد جب شاگرد گلیل کی شاہراہوں میں پھرتے تھے اور مسیح کی زندگی کے واقعات کی یاد کرتے تھے۔ تو اُن کو رویتیں نظر آنے لگیں۔ وہ خواب میں اور اپنے خیالوں میں مسیح کو دیکھنے لگے۔ اور تب انہوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ مسیح اپنے کہنے کے مطابق جی اُٹھا ہے

ہم جواب میں یہی کہتے ہیں کہ یہ بدعت پہلی کے مقابلے میں اور بھی زیادہ سخت ہے۔ اور ہم اس کا مقابلہ کرنا زیادہ آسان سمجھتے ہیں۔ اس اعتراض کا جواب خالی قبر خود ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اگر یہ سب رویتیں تھیں تو خالی قبر کے کیا معنی ہیں اگر مان لیا جائے کہ سنیچر کی شام کو قبر محفوظ تھی۔ اور اتوار کے دن وہ خالی تھی۔ تو مسیح کی لاش کہاں گئی۔ اگر وہاں موجود نہ تھی تو ضرور وہاں سے چرائی گئی ہوگی۔ اگر مسیح زندہ نہیں ہوا۔ اگر یہ مانا جائے تو فوراً ہمارے مخالف پہلے مخالفوں میں شامل ہو گئے۔ اور ہمارا وہی جواب ہے جو ابھی ہم نے دیا۔ ماسوا اس کے رویت ایک کو نظر آئی۔ دس کو نظر آئی۔ سو کو نظر آئی۔ کہ ۵۰۰ کو۔ وہی رویتیں دیکھنے لگے۔ اور یہ نہیں کہ خداوند کسی خاص وقت یا کسی جگہ نظر آیا کرتا تھا۔ ہرگز نہیں صبح دوپہر شام۔ رات کے وقت سمندر کے کنارے پر۔ بند دروازہ میں۔ پہاڑ پر۔ گذرگاہوں پر۔ کھانے کی میز پر۔ باغ میں۔ گاؤں میں جگہ جگہ اُن کو نظر آیا کیا ہو سکتا تھا کہ وہ رویتوں میں ایک خیالی شخص کو یہ گفتگو کرتے سنیں۔ اے شمعون یوحنا کے بیٹے کیا تو مجھے اِن سے زیادہ پیار کرتا ہے۔

پس جب یہ معاملہ بناوٹ نہ تھا۔ خواب نہ تھا۔ تو کیا تھا؟ کہنا پڑیگا کہ حقیقت تھا۔ اِن تینوں باتوں کے علاوہ کوئی چوتھی بات اور ہو ہی نہیں سکتی۔ لہٰذا ہم دلیری سے یہی کہتے ہیں۔ "فی الحقیقت مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا اور اُن میں سے جو سو گئے پہلا پھل ہوا"

مسیح کے ایماندارو! ایسے مخالفوں سے ہرگز نہ ڈرو۔ یہ مخالفتیں بالکل نکمی ہیں۔ اِن سے تمہارا کبھی بھی نقصان نہیں ہو سکتا۔ اِن سب باتوں کے ساتھ مسیحی دین کی موجودہ حالت مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ ناممکن ہے کہ دروغ سازی انسانوں کو پیار کرنا۔ اور گناہ سے لڑنا سکھائے۔

مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کی ایک تواریخی حقیقت دیکھ کر ہمیں آگے بڑھنا ہے ہمیں بخوبی سمجھنا ضرور ہے کہ مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے سے مسیح کے ایماندار کا حال کی زندگی میں کیا تعلق ہے۔ کئی مسیحی ہیں جنکے لئے مسیح کا مردوں میں سے جی اُٹھنا صرف ایک تواریخی بات ہے۔ اگر اُن سے دریافت کیا جائے۔ کہ کیا وہ ایمان لائے ہیں کہ مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا وہ ماننے کو تیار ہو جائینگے۔ کہ یسوع مسیح کتاب مقدس کے مطابق تیسرے دن مردوں میں سے جی اُٹھا لیکن تو بھی اُن کی زندگی میں ان کا کوئی بھی اثر نہیں وہ مسیح کے زندہ ہونے کا ایسا ہی یقین کرتے ہیں جیسے پانی پت کی لڑائیوں کا۔ اور وہ کامل کوشش کرتے کہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں زندہ مسیح سے اپنا تعلق رکھیں۔ شاید آج ہی اس عبادتگاہ میں کئی ایسے اشخاص حاضر ہیں جو سال بھر عبادت سے غافل رہے ہے۔ لیکن وہ آج یہاں موجود ہیں میرے بھائی کیا بڑے دن اور عید قیامت کے اتوار اور نوروز کے دِنوں میں گرجے میں آنا آپ کے لئے کوئی ثواب کی بات ہے۔ میں اگرچہ آج یہاں آپ کے درمیان موجود ہوں۔ پھر بھی میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ آج کئی ایک عبادتگاہیں اُن مسیحیوں سے بھری ہوئی ہیں جو اور سبت کے دنوں میں خُدا کے گھر کو کبھی یاد نہیں کرتے۔ انہوں کے نزدیک دین صرف ایک رسم پرستی ہے۔ اور اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یہی رسم پرستی اُن کے بخلاف عدالت کے دن گواہی دے گی۔

اگر مسیح کا مردوں میں سے جی اُٹھنا ہمارے لئے صرف ایک تاریخی بات ہے اور زندہ مسیح سے ہمارے روزمرہ کا کچھ تعلق نہیں تو ہم خطرے کی حالت میں ہیں۔ شیاطین بھی ایمان لاتے ہیں کہ مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا اور نہ صرف مانتے بلکہ تھرتھراتے بھی ہیں۔ اور اگر ہم بھی اس کو صرف خیالی طور پر مانیں۔ تو ہم کو کیا فائدہ۔

نہیں مسیح میرے عزیزو زندہ ہے جو ہر

زندہ ہو جاؤ۔ تب ہی عید قیامت تمہاری سب سے بڑی عید ہو ورنہ یہ تو صرف ایک رسم پرستی ہے۔ ہمارا مضمون لمبا ہوتا جاتا ہے۔ اور میں یہ بھی مانتا ہوں کہ میں مضمون سے قدرے باہر ہوں لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ایک درجے تک دین کو بھی کئی لوگ ایک فیشن سمجھنے لگے ہیں۔ روحانیت کی پرواہ کم ہوتی ہے۔ یورپ میں مسیحیت صدیوں سے ہے سوال پیدا ہوتا ہے کیا مسیحیت نے اتنا کام بھی نہ کیا کہ مسیحی قوموں کو بھائیوں کی طرح رہنا سکھاتی میرا جواب یہی ہے۔ مسیحیت ضرور یہ سکھاتی ہے نہ کہ لوگ مسیحیت کو ایک زندہ حقیقت سمجھتے۔ لیکن مسیحیت کو لوگ اپنی گفتگو۔ اپنی حکومت اپنے صلاح مشورے اپنی دل بہلانے کی باتوں سے دور بند کرکے رکھتے رہے۔ اور تب ہی یہ خوفناک نتیجہ نکلا۔ اور اگر مسیحی کلیسیا اس ملک میں بھی یہی کرے تو اُسے ضرور جلد یا دیر اپنے نام کی مسیحیت کا خمیازہ بھگتنا پڑیگا۔

ہمارا خداوند گناہ کے اعتبار سے صلیب پر مرا اور راستبازی کے اعتبار سے جی اُٹھا۔ سو آؤ ہم بھی اپنے گناہوں کو لے کر مسیح کی صلیب پر ٹانگ دیں۔ اور نئی زندگی کے اعتبار سے جی اُٹھیں۔ آؤ ہم اپنے آپ سے یہی کہیں جب مسیح کلوری پر مصلوب ہو رہا تھا۔ اُس وقت میں بھی مصلوب ہوا تھا مسیح کو کس نے مارا گناہوں نے اور مسیح نے کس کو اُس وقت ہرایا گناہوں کو۔ پس میں فیصلہ اور ارادہ کروں کہ گناہوں کے بارے میں اپنی روزمرہ کی زندگی میں مصلوب زندگی بسر کرونگا۔ اُس کے ساتھ ہی جب مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا تھا تو میں بھی اُس کے ساتھ جی اُٹھا تھا۔ گناہ کا بوجھ مسیح پر سے جا اُترا تھا اور وہ پھر اپنی راستبازی کے ساتھ جی اُٹھا تاکہ میں جو اُس کے ساتھ سزا پا چکا تھا۔ اُس کے ساتھ قیامت شدہ زندگی بسر کروں

(باقی دانشتہ)

اپیل

سیالکوٹ کنونشن کے حامیوں۔ مددگاروں۔ اور دوستوں کے لیے۔

روپیہ مطلوبہ ۱۳۵۰ روپیہ
وصول شدہ رقم ۱۸۰ "
قابل وصول رقم ۱۱۷۰ "

سیالکوٹ کنونشن کے حامیوں سے التجا ہے کہ براہ مہربانی اپنے اپنے چندوں سے فیاضانہ امداد دے کر مشکور فرمائیں۔ کنونشن کے منعقد ہونے میں صرف چار ہفتے باقی ہیں۔ کنونشن بروز منگل مورخہ ۲۶ ستمبر سے بروز پیر مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۱۶ء تک ہوگی۔

ماسٹر فضل الٰہی بی۔ اے کنونشن خزانچی۔
جہلم۔ پنجاب

سیالکوٹ کنونشن

از ۲۶ ستمبر لغایت ۲ اکتوبر ۱۹۱۶ء

پہلی میٹنگ ۲۶ ستمبر بروز منگل ½۷ بجے شام کو ہوگی۔ سارے لوگوں کو جو کسی کلیسیا یا مشن یا جگہ کے ہوں اور وہ جو مسیحی یگانگت میں شریک ہونا چاہتے اُن کو دعوت دیجاتی ہے کہ وہ اپنے روحانی فائدہ کے لئے آپ خود اور اپنے احباب کو ہمراہ لا کر کنونشن کو رونق بخشیں۔ کھانے کا بندوبست وہی ہوگا جیسا کہ پچھلے سالوں میں تھا۔ اور نرخ بازاری نرخ سے زیادہ نہ ہوگا۔

اب خاص عرض ہے کہ سب لوگ کنونشن کو اپنی دعاؤں میں یاد کریں۔ اور جہاں تک ہوسکے اپنی کانگریگیشنوں۔ جماعتوں۔ سوسائٹیوں اور سکولوں میں مل کر کنونشن کے لیے دعا کریں۔

جو صاحب آنا چاہتے ہیں وہ جلد اپنا پتہ سکرٹری صاحب کو لکھیں تاکہ رہائش اور خوراک کا بندوبست ہووے۔ سکرٹری صاحب کا ایڈریس یہ ہے۔ پادری جے۔ اے مکائلی۔ ڈی ڈی۔ پرنسپل تھیولاجیکل سیمنری۔ امریکن مشن۔ گوجرانوالہ

مناجات

غریبوں یتیموں کے تم دادرس
برائے مریضاں دوا یا مسیحا
زمانے نے مجھ کو ستا کر گرایا
پکڑ ہاتھ میرا اُٹھایا مسیحا۔
زمانے کی حالت پہ کر نظر باری
تو شیطاں کا سکہ مٹا یا مسیحا
زمانے کو جنگ و جدل نے ہے گھیرا
تو اس کشت و خوں کو مٹا یا مسیحا
تو کر نظر رحمت یورپ پہ باری
اسے اپنی قدرت دکھا یا مسیحا
تیرا قول ہے نیچا مغرور ہوگا
فروتن کو اب نے بچا یا مسیحا
جرمن میں خوبی ہے فرعوں کی ساری
تو موسےٰ کو کر دے بپا یا مسیحا۔
اگر تیری مرضی ہووے ابن اللہ
تو قیصر کو نیچا دکھا یا مسیحا۔
تیرے بندے کرتے ہیں دن رات نالہ
تو اپنے قہر کو ہٹا یا مسیحا۔

تو اس تنگ حالی میں کر دستگیری
ترا ہاتھ ہیگا بچایا یا مسیحا۔
دعا ہے کہ اب آوے تیرا زمانہ
تو چین اور امن اب دکھایا مسیحا
نگاہ دیکھتے دیکھتے تھک گئی ہے۔
کہیں اب تو تشریف لایا مسیحا۔
دعا ہے یہ تشنہ کی یعقوب کے رب
اب اپنا کرشمہ دکھایا مسیحا۔

از قلم خاکسار بے عنایت اللہ تشنہ۔ امریکن مشن جہلم۔ پنجاب

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

مصفی خون خارش پھوڑہ پھنسی ناسور گٹھیا کے سفید درباہ داغ اور دیگر تمام جلدی بیماریوں کیلئے اکسیر ہے قیمت فی بوتل عہ فہرست سرٹفکیٹ درخواست پر مفت نوٹ مفصلہ ذیل شہروں میں ہمارے ایجنٹوں سے بھی خرید سکتے ہیں بنوں کوہاٹ نوشہرہ ایبٹ آباد حضرو حسن ابدال کیمبلپور گوجر خان جہلم گجرات بھیرہ لائلپور چوانی لہ خانقاہ ڈوگراں۔ وزیرآباد سیالکوٹ جموں جھنگ مگھیانہ گوجرانوالہ لاہور بٹالہ جالندھر لدھیانہ شملہ المشتہر بھگوان بنساری راولپنڈی شہر۔

ہر قسم کا کپڑا منگوائیے

لودیانہ کا لٹھا ہر گز سے لیکر ۲ گز تک تولیہ سفید یا چارخانہ فی ۸ ۱۰ ۱۲ رومال دیسی و ولایتی ہر رنگ ۳ سے ۷ فی جوڑ۔ دری جانماز مضبوط عمدہ ہر رنگ فی عدد سے للعہ تک رنگی ٹسری عمدہ ۸ سے ۱۲ فی گز جہاڑن عہ سے ... علاوہ جس چیز کی ضرورت ہو قیمت دریافت فرمائیے المشتہر تھتانی ایل اینڈ سنز لودیانہ مشن کمپونڈ

نور افشاں کی توسیع اشاعت میں کوشش کرنا آپ کا فرض منصبی ہے۔

ضروری اطلاع اور التماس

واضح ہو کہ گذشتہ پریسبٹری کے جلسہ میں پختہ طور پر قرار پاچکا ہے کہ تعدادی نقشہ جات ۱۰ ستمبر تک سٹیڈ کلارک صاحب کو وصول ہوں لہذا پریسبٹری کی کلیسیاؤں کے پاسٹروں اور ڈسٹرکٹ مشنری صاحبان سے تاکیداً التماس ہو کہ اس ریزولیوشن پر ضرور عمل کریں ورنہ سٹیڈ کلارک اپنے نقشوں کو جو پریسبٹری اور سنڈ اور جنرل اسمبلی کے لئے لازمی ہیں تیار نہ کر سکیگا۔

(۲) تعدادی نقشہ کے ساتھ ہی کلیسیا یا جماعت کی دینی اور روحانی حالت کی مختصر کیفیت کا پہنچنا بھی لازمی ہے ورنہ پریسبٹری کا دینی کیفیت نامہ بھی بروقت تیار نہ ہو سکے گا۔

(۳) پریسبٹری کا خزانچی ۳۰ ستمبر کو اپنا حساب سالانہ بند کریگا لہذا ضرور ہے کہ پریسبٹریل فنڈ کے لئے ا/۲ اور سنڈ کیلئے ا/۲ اور جنرل اسمبلی کیلئے ہر فی ممبر کمیونیکنٹ کو پاسٹروں اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹوں کی جانب سے اس تاریخ تک وصول ہو جاوے ورنہ گڑبڑ کا احتمال ہوگا۔

(۴) ہوم مشن کے واسطے بشارتی چندہ جس کی تعداد مقرر نہیں ہے اس ہی تاریخ تک وصول ہونا لازمی ہے ورنہ آئندہ سال کی بجٹ کی تیاری میں بڑی اور گڑبڑ پڑے گی۔

(۵) چند ایک کلیسیاؤں نے بشارتی مہم کے واسطے اپنا مقررشدہ چندہ خزانچی کے پاس بھیجا ہے۔ باقیوں سے ضروری اور تاکیدی التماس ہے کہ اپنا اپنا چندہ جلدی روانہ کریں کہ کام رک نہ جاوے۔

خداوند کی قوت میں مرد و سرآور بنو

آپ کا بھائی۔ پی سی اپل سٹیڈ کلارک و خزانچی لودیانہ پریسبٹری۔ انبالہ چھاؤنی۔

مہاتما سوامی سُندر سنگھ

لیجئے جس نسخے کی آپ کو دیر سے انتظار تھی اب وہ تیار ہو رہی ہے سری مہاتما سندر سنگھ جی کے پیارے نام سے ہندوستان کا ہر ایک مسیحی خوب واقف ہے سوامی جی کے اوائل زندگی اور سفروں کے چند نہایت پرسود او حیرت انگیز واقعات بعد کیلاش پربت کے ۳۱۸ سالہ مہارشی کی مکمل سرگذشت کے بزبان اردو ایک چھوٹی مجلد کتاب کے پیرایہ میں تیار ہو رہے ہیں قیمت فی جلد سے ہے تک چونکہ کتاب کی صرف معدود جلدیں ہونگیں لہذا التماس ہو کہ فرمائشیں بہت جلد روانہ کی جاویں ورنہ بعد ازاں کتابیں دستیاب نہ ہو سکینگی۔ جماعتی مسیحی مہربانوں سے عرض ہے کہ جہانتک ممکن ہو کئی صاحبان ملکر آرڈر کریں اس میں نہ فقط بھیجنے میں ہی سہولیت ہوگی بلکہ محصولڈاک میں بھی کفایت رہیگی اور ساتھ ہی یہ بھی درخواست ہو کہ جہانتک ممکن ہو سکے اپنے عزیزوں اور دوستوں بلکہ غیر مسیحیوں صاحبانکو اس رسالہ کی خبر پہنچائی جائے تاکہ اس بندہ خدا کے ذریعہ سے خداوند مسیح کے نام کا جلال ظاہر ہو اور نیز بشارت ہمارے ملک میں جلد قایم ہو۔ جملہ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں مسٹر اے۔ زبیر بی۔ اے سینٹ کرسچن ہوسٹل آگرہ (یو۔ پی) نوٹ۔ امید ہے کہ اس کتاب کی انگریزی ایڈیشن بھی بہت جلد تیار ہو جائے گی۔

اشتہار

ایس۔ پی۔ جی اور کیمبرج مشن دہلی کے کرسچن بورڈنگ ہوس میں چند مسیحی لڑکوں کے لئے گنجایش ہے۔ اگلی (سہ ماہی) ستمبر کے مہینہ کی ۱۰ تاریخ کو شروع ہوگی۔ پراسپیکٹس و دیگر معلومات کے لئے پرنسپل صاحب سے دریافت کیجئے۔ ڈبلیو۔ ای ویس ایس پی جی مشن ہاؤس دہلی۔

دستورالعمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ ؍
ہندوستان و پنجاب سے ۔۔ ؍
غیر ممالک سے ۔۔ ؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ے
چوتھائی کالم	صہ	ے	للعہ
نصف کالم	ے	للعہ	ہہ عہ
پورا کالم	للعہ	ہہ عہ	للعہ
پورا صفحہ	عہ	ـــہ	ما

ہر ایک شخص کیلئے فی سطر ایک پیسہ کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

اطلاع ضروری۔ نامہ نگاروں کو چاہیئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا۔ (۴) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار غلط ملط تحریر بھیجتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہیئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھتے ہیں جسکے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائمی پرائز چھپا۔